عربی لغات و معاجم میں معجم کتاب العین کا تعارف اور اس کے منہج کا تحقیقی جائزہ

Introduction to the dictionary of Kitab al Ayn in Arabic dictionaries and Research Review of the Methodology

بی بی حلیمہ*

Received: April,2025
Accepted: May,2025
Published: June,2025
ISSN(P)2664-0031(E)2664-0023
DOI: https://doi.org/10.37605/fahmiislam.v8i1.1

Abstract

Being a great dictionary of the Arabic language, people have been performing its various services in different periods. One related to interpretation and one principle related to interpretation. And some hadith and principles related to hadith and some jurisprudence and principles related to jurisprudence are making efforts and struggles. Similarly, one of these services is this. That the difficult words of this great dictionary should also be explained. So, for this purpose, there was a need for the creation of dictionaries and lexicons. So, some gentlemen stood like this. Those who took responsibility for this great service. And various dictionaries were authored by the authors. Among these Arabic dictionaries, there is also a dictionary and a dictionary. Its author is Khalil bin Ahmed Farahidi. He arranged this dictionary alphabetically. And this is the first dictionary of Arabic.

Key words: Principles, Arabic, Author, Lexicons

موضوع کا تعارف

عربی زبان دنیا کے تمام زبانوں میں ایک عظیم زبان ہے کیونکہ یہ قرآن کی زبان ہے اور نبی کریم ﷺ کی بھی زبان تھی اور جنت کی بھی زبان ہو گی۔ اس زبان کی عظمت کی بناء پر لوگ مختلف ادوار میں اس کی مختلف خدمات سر انجام دیتے رہے کسی نے اس زبان کے گرائمر کے اصول وضوابط یعنی صرف ونحو میں خدمت کی تاکہ اس کے ذریعے اس زبان کے الفاظ کے معانی درست طریقے سے ادا ہوں کیونکہ الفاظ کے اعراب کے درست ادائیگی کی وجہ معانی بھی غلطی سے محفوظ ہوتی ہیں۔ اس طرح اس زبان کو معتبر بنانے کے لئے علم اصول تفسیر، علم حدیث، علم فقہ، اور علم بیان وبدیع وغیرہ جیسے علوم کی خدمات سر انجام دیتے رہے۔ اسی طرح مشکل الفاظ کے معانی کے تلاش کے لئے عربی زبان میں معاجم، لغات، و قوامیس کی تالیفات ان کوششوں کا ایک انتہائی اہم حصہ ہے۔

اور مختلف ادوار کے علماء نے اس کام کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے اور بہت سے علماء نے اس زبان کو اصلی صورت میں محفوظ رکھنے کے لئے گراں قدر خدمات سر انجام دیتے رہے۔ چنانچہ بعض عبقری اور ماہرین عربی لغت نے اس زبان میں فن لغت نویسی کا آغاز کیا۔ اور متعدد لغات، معاجم، و قوامیس ترتیب دیں۔ جن میں ایک خلیل بن احمد فراھیدی کی معجم کتاب العین سر فہرست ہے اس لئے ضروری ہے کہ لغت نویسی اور تدوین معجم کا ایک سر سری جائزہ لیا جائے۔

لیکن اس سے پہلے لغت کی تعریف اور عربی میں اس کے لئے لفظ لغت کا استعمال اور عربی زبان کی خصوصیات اور وسعت سے متعلق بھی کچھ لکھنا معلوم ہوتا ہے۔

* عربی ٹیچر (اے ٹی) نوان خیلی رستم، مردان، ایم فل اسکالر۔

لغت کا لغوی معنی

لغت کا لغوی معنی زبان (وہ آوازیں جن کے ذریعے اقوام عالم اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتی ہے) ہر قوم کا خاص تعبیری مجموعہ الفاظ، اس کی جمع لغیٰ ولغات ہے۔[1]

علم لغت

علم لغت دراصل لسانیات کی ایک شاخ ہے لغت نویسی کے لئے علم لغت بنیاد کا کام کرتا ہے۔

علم لغت کی ایک تعریف یوں کی گئی ہے کہ علم لغت کسی خاص زبان کے تمام الفاظ کا مطالعہ کرتا ہے۔ اور علم لغت کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ یہ الفاظ و معانی اور ان کے استعمال کا تکنیکی مطالعہ ہے۔[2]

لغت کی ایک تعریف یہ بھی کی گئی ہے "وہ الفاظ و کلمات جن سے ہر قوم اپنے اعراض و مقاصد کو تعبیر کرتی ہیں" لغت کہلاتی ہیں۔[3]

یعنی اپنے اعراض و مقاصد دوسروں کو جن الفاظ کے ذریعے تعبیر کرتے ہیں انھیں لغت کہتے ہیں۔

لغت کی اصطلاحی تعریف

لغت کی اصطلاحی تعریف میں علمائے لسانیات کے درمیان اختلاف ہے چنانچہ کوئی اس کی تعریف عقلی و نفسیاتی بنیاد پر کرتا ہے تو کوئی منطق و فلسفیانہ نظریہ کا سہارا لیتا ہے۔ زبان کے اصطلاحی معنی کے سلسلے میں بہت سے اقوال ہے۔

ماہرین نفسیات کے ہاں لغت یا زبان کی اصطلاحی تعریف

ماہرین نفسیات کے ہاں مافی الضمیر کی تعبیر کا کوئی بھی وسیلہ زبان ہے لھٰذا ان کے نزدیک زبان ہر وہ آلہ ہے کہ انسان کی ذہن میں جو خیال اور سوچ آجائے اس سوچ کو دوسرے شخص تک منتقل کرنے کو اصطلاح میں زبان کہتے ہیں۔

اصطلاحی معنی کے اعتبار سے لغت کی زیادہ جامع تعریف اس طرح کی جاسکتی ہیں کہ زبان نام ہے ان الفاظ کا جن کے ذریعے کوئی قوم اپنی اعراض و ضروریات کا اظہار کرتی ہے اور ان کو فکر و فہم نیز ذوق و خیال کا وسیلہ کار بناتی ہو لغت کہلاتی ہے۔[4]

عمرو فروخؒ کے ہاں لغت کی اصطلاحی تعریف

"تاریخ الادب العربی کے مصنف عمرو فروخؒ کے ہاں لغت کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ زبان جذبات، مقاصد، اور افکار کے اظہار کا ذریعہ بنتی ہیں اور یہ اظہار ان حرکات و اشارات کے ذریعے ہوتا ہے جو انفعال کے نتیجے میں قصد و ارادہ کے تحت سرزدہ ہوں۔ اس طرح آوازیں بھی اظہار مافی الضمیر کا ذریعہ بھی ہوتی ہے۔ کبھی کبھی آوازوں کے ذریعے نکلنے والے الفاظ کے مقابلے میں اشارات کے ذریعے مرادی معنی تک فی ادائیگی زیادہ بہتر طریقے پر ہوتی ہے۔"

بالالفاظ مختصر زبان یا لغت کے اصطلاحی معنی

انسانوں کے مابین تحریری یا صوتی اشاروں کے ذریعے رابطے کا نظام، یا کسی نسلی، قومی یا ثقافتی گروہ کی بولی" اصطلاح میں لغت کہلاتی ہے۔[5]

مذکورہ بالا بحث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ لغت اور زبان مختلف گروہوں، قوموں، جماعتوں یا فرقوں کے مابین اپنے اعراض و مقاصد دوسرے تک منتقل کرنے کا نام لغت اصطلاحی ہیں۔

لغت کا مشتق منہ

لغیٰ،یلغوا ،لغواً سے مشتق ہے اس کی جمع لغات ولغون ولغیٰ آتی ہے اللغوا و اللغا اس کلام کو کہتے ہیں جس کا کوئی اعتبار نہ ہوں[6]

اس طرح اللغوا قرآن میں بھی وارد ہے۔

"وَاِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا" جس کے معنی باطل کے ہے۔[7]

تاریخ لغت

اصل لغت کی ایجاد کب اور کس طرح ہوئی یہ تو اللہ ہی جانتا ہے۔ نفس لغت کی ایجاد و اختراع میں تو انسان بے بس ہے کیونکہ بات کرنے اور گفتگو وکلام کا طریقہ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے قبل فرشتوں میں بھی جاری تھا یعنی اصل لغت انسان کی پیدائش سے قبل بھی موجود تھی۔ البتہ انسانی لغت کی ابتداء کب ہوئی اور انسانوں میں کلام و گفتگو کا سلسلہ کب جاری ہوا۔ تو انسانی لغت کے حوالے سے قرآن پاک نے خود گواہی دی ہے کہ ابوالبشر آدم علیہ السلام کو سب سے پہلی چیز جو جنت میں سکھلائی گئی وہ علم لغت تھی۔

سورۃ بقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا"[8]

"حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے ناموں کی تعلیم دی۔"

یعنی آدم علیہ السلام کو عام مخلوقات و موجودات کے نام سکھلائے گئے تھے زمین و آسمان پہاڑ اور مختلف نباتات (پودے، پتے، شجر) اور حیوانات اور ان کے استعمال آنے والی سب اشیاء کے نام اُن کو بتلائے۔ جو فرشتوں کو معلوم نہیں تھے اور یہی علم لغت سب سے پہلا امتحانی مضمون بنا جس میں آدم علیہ السلام کی افضلیت و برتری معلوم ہوئی۔

سب سے پہلی زبان کونسی ہے؟

ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو جو لغت اور زبان سب سے پہلے جنت میں بصورت تعلیم اسمآء سکھائی گئی روایات اس پر متفق تھے کہ وہ عربی زبان تھی اس کے ساتھ دوسرے زبانوں کی تعلیم دی گئی یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ دوسرے زبانوں کی تعلیم دی گئی تھی اور بعض کے ہاں نہیں دی گئی تھی۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنت میں آدم علیہ السلام کی زبان عربی تھی پھر اُن سے شجر ممنوعہ کھانے میں لغزش ہوئی تو یہ زبان اُن سے سلب کرلی گئی۔ سریانی زبان بولنے لگے پھر توبہ قبول ہونے کے بعد واپس کردی گئی۔

عربی زبان کی خصوصیات

عربی زبان کی سب سے بڑی خصوصیت وفضیلت تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام اسی زبان میں نازل ہوا ہے۔ امام الانبیآء سید الاولیین والآخرین حضرت محمد ﷺ کی زبان مادری بھی عربی تھی اور حکومت الٰھیہ کی دفتری زبان بھی عربی تھی اور اُوپر کے مباحث میں یہ بات ذکر کی گئی کہ انسان کو پہلی زبان جو جنت میں سکھائی گئی وہ عربی زبان تھی اور دنیا سے جاتے ہی برزخ کا پہلا امتحان داخلہ اسی میں ہوگا اور جنت میں پہنچ کر بھی وہی زبان ہوگی۔

عربی زبان کی اسی خصوصیت کی وجہ سے آخری آسمانی کتاب یعنی قرآن مجید کے لئے بھی اسی زبان کا انتخاب کیا گیا ہے قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ قُرْءَٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ [9]

"ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا تاکہ تم اس کو سمجھ سکوں۔"

عربی زبان کی فضیلت وشرافت کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا شھادت ہوسکتی ہے کہ اس کی فضیلت کے بارے میں خود رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ!

أُحِبُّوا العَرَبَ لِثَلَاثٍ فَإِنِّي عَرَبِيٌّ وَكَلَامُ اللهِ عَرَبِيٌّ وَلِسَانُ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ [10]

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ عربوں سے تین وجوہات کی بناء پر محبت کروں۔

1. میں عربی ہوں۔
2. کلام اللہ یعنی قرآن پاک عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔
3. اور جنت والوں کی زبان بھی عربی ہوگی۔

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ عربی زبان دنیا کی تمام زبانوں میں عظیم زبان ہے۔ کیونکہ یہ کلام اللہ کی زبان ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ کی بھی زبان تھی اور جنت کی بھی زبان ہوگی اور دیگر آسمانی کتابیں بھی اس زبان میں نازل ہوئی تھی مگر پھر ان کے انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنے اپنے علاقوں کی زبان میں اُن کو اس کتاب کی تعلیم دی ہے۔[11]

یہی وجہ ہے کہ اُسے ملک الکلام قرآن عزیز اور ملک الانبیاء وخاتم الرسل حضرت محمد ﷺ کی زبان ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اس کے سواء دوسری زبانیں اس شرف کا بوجھ برداشت نہیں کرسکتی ہے۔

عربی زبان کی وسعت

ابتداءعالم سے لے کر آج تک دنیا میں جتنی بھی لغات وزبانیں استعمال ہوتی ہے ان تمام زبانوں میں عربی زبان عظیم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہت وسیع زبان بھی ہیں۔یعنی عربی زبان تمام زبانوں سے وسیع ترین زبان ہے اس کی وسعت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اس میں ایک چیز کے لئے بہت سے نام اور لغات پائی جاتی ہے۔ تیر، تلوار، اونٹ، صبح، شام، آفات ومصائب، بیماریاں وغیرہ جن کا نام بار بار گفتگو و کلام میں آتا ہے اس ایک ایک لفظ کے لئے اتنے الفاظ استعمال ہوتے ہیں کہ انسانی عقل عربی زبان میں ان الفاظ کی کثرت دیکھ کر اس زبان کی وسعت پر حیران رہ جاتا ہے کہ یہ زبان کتنی وسیع ترین زبان ہے۔

اسی طرح اس زبان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں مشترکہ المعانی الفاظ بھی موجود ہوتے ہیں۔یعنی لفظ ایک ہوتا ہے اور اس کے معانی زیادہ اور مختلف ہوتے ہیں مثلاً لفظ عین ہے اس کا ایک معنیٰ "آنکھ" ہے اور دوسرا معنیٰ اس کا "چشمہ" ہے۔اس طرح مشترکہ المعانی الفاظ کی کثرت امثال۔

عربی زبان کی مختلف ادوار یا زمانیں

ادب عربی کی تاریخ پانچ ادوار میں تقسیم ہے۔

(۱) عصر جاہلیت:

اس کی مدت تقریبا ۱۵۰ برس ہے اور ظہور اسلام تک ختم ہو جاتا ہے۔

(۲) عصر صدر اسلام:

(بنو امیہ کا زمانہ بھی اس میں شامل ہوتا ہے) یہ دور ظہور اسام سے شروع ہو کر دولت بنی عباس کے قیام یعنی ۱۳۲ھ تک ختم ہوتا ہے۔

(۳) عصر بنی العباس:

اس کی وسعت وسلطنت عباسیہ کے قیام سے تاتاریوں کے ہاتھوں بغداد کی تباہی یعنی ۶۵۶ھ تک ہے۔

(۴) دُولِ ترکیہ کا زمانہ:

یہ دور سقوط بغداد سے شروع ہو کر موجودہ نہضت جدیدہ کے آغاز یعنی ۱۲۲۰ء تک ختم ہوتا ہے۔

(۵) نہضت جدیدہ:

اس کی ابتداء مصر میں خاندان محمد علی کی حکومت سے ہوتی ہے اور ہمارے موجودہ وقت تک آتا ہے۔[12]

عربی زبان کے مشہور معاجم ولغات:

عربی لغت کے مشہور معاجم مندرجہ ذیل ہے مثلاً کتاب العین، تھذیب اللغۃ، الصحاح، تاج العروس، المنجد وغیرہ۔

عربی زبان کی اس اہمیت کے پیش نظر اب ہم عربی زبان کے معاجم ولغات میں سے معجم ولغت کتاب العین پر بحث کریں گے اور ان کے مولف کے احوال اور ان کے منہج کو ذکر کرے گے۔

مصنّف کتاب العین کا تعارف:

آپ کا پورا نام، ابو عبد الرحمٰن خلیل بن احمد بن عمرو بن تمام الفراھیدی الازدی الحمیدی ہے۔[13]

پیدائش:

خلیل بن احمد الفراھیدی ۱۰۰ھ/۷۱۸ء میں خلیج فارس کے مقام عمان میں پیدا ہوئے وہاں سے بصرہ منتقل ہوئے جہاں انھوں نے پرورش پائی۔ اور تحصیل علم کے بعد اسی شہر کے مدارس میں درس وتدریس کے جتنے بھی مجالس تھے اس کو اپنے علم سے زینت وخوبصورتی بخشی۔ اسی وجہ سے خلق خدا کے درمیان آپ کی شہرت وتشہیر البصری ہی کی نسبت سے متعارف ہے۔[14]

وفات:

آپ کی وفات ماہ جمادی الآخری، سن ۱۸۴ھ، بمطابق ۷۸۹ء بصرہ میں ہارون الرشید کے دور میں وفات پائی۔[15]

آپ کی خصوصیات وخوبیاں:

خلیل کے بارے میں ثقہ لوگوں کا بیان ہے کہ وہ نرم مزاج اور کریم الطبع تھے اگرچہ آپ مالی لحاظ سے زیادہ وسعت والے نہیں تھے یعنی آپ معاشی اور طور پر زیادہ خوشحال نہ تھے لیکن اس کے باوجود آپ کی طبیعت میں سخاوت زیادہ تھی اور علم ومعرفت کے معاملے میں زیادہ کشادہ دل تھے۔

ان کی قناعت اور خودداری کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جاتا ہے کہ والی اہواز، سلیمان بن حبیب بن المہلب نے ان سے یہ کہلوا کر بھیجا کہ وہ اسکے بیٹے کے اتالیق بن جائے تو انھوں نے ان کے قاصد کو ایک سوکھی روٹی نکال کر دکھائی اور کہا کہ جب تک مجھے یہ میسر ہے اس وقت تک مجھے سلیمان کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ قاصد نے پوچھا کہ میں ان کو کیا جواب دوں تو وہ اشعار میں اس طرح گویاں ہوئے:

سلیمان کو یہ بتاؤ کہ میں اس سے زیادہ کشادگی میں ہوں　　　اور مجھے غنٰی حاصل ہے لیکن میں مالدار نہیں
اپنی ذات کے ساتھ بخل کرتا ہوں کیونکہ میں نہیں دیکھتا　　　کسی کو لاغری سے مرتے ہوئے اور کوئی ایک حال پر نہیں رہتا
فقر جو نفس میں ہوں اسی کو ہم جانتے ہیں فقر فی المال نہیں　　　اور اس طرح غنیٰ جو نفس میں ہوتا ہے مال میں نہیں[16]

خلیل کے مخلص شاگرد کہتا ہے کہ خلیل بصرہ میں مقیم تھے اور وہ دو فلس کمانے پر قادر نہ ہوئے جبکہ اس کے شاگرد ان علم کے ذریعے خوب دولت کماتے تھے۔ اس سے ان کی قناعت پسند طبیعت کی تائید و تصدیق ہوتی ہے۔

النضر بن شمیل روایت کرتے ہوئے کہتا ہے: کہ ہم اپنے درمیان ابن عون اور خلیل بن احمد کا موازنہ کرتے ہیں کہ ان دونوں میں زہد و عبادت میں کون مقدم ہے؟ تو ہم نہیں جانتے کہ ان دونوں میں کون مقدم ہے۔[17]

ایک رات خلیل اور عبد اللہ ابن المقفع ایک دوسرے سے ملے تو دونوں صبح تک ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔ جب دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تو خلیل سے پوچھا گیا کہ آپ نے ابن المقفع کو کیسے دیکھا؟ تو اس نے کہا کہ میں نے ابن المقفع کو ایسا آدمی دیکھا۔ کہ جس کا علم اس کے عقل سے زیادہ تھا۔ اور جب مقفع سے پوچھا گیا کہ آپ نے خلیل کو کیسے آدمی دیکھا؟ تو مقفع نے کہا کہ میں نے خلیل کو ایسا آدمی دیکھا جس کا عقل اس کے علم سے زیادہ تھا۔[18]

خلیل بن احمد کے اساتذہ و شاگردہ

خلیل بن احمد نے مختلف اساتذہ و شیوخ سے متفرق علوم حاصل کئے جب آپ خلیج فارس کے مقام عمان سے بصرہ منتقل ہوئے تو آپ نے بصرہ میں ابو عمرو بن العلاء کی شاگردی میں رہ کر علوم کی تحصیل کی۔ تو آپ نے علم الحدیث اور علم الفلسفہ ایوب السختیانی، عاصم الاحول اور العوام بن حوشب اور دیگر اساتذہ سے پڑھا۔ یہ سب حضرات اپنے زمانے کے مشہور اور قابل فخر علمآء گزرے تھے۔

خلیل بن احمد کے نمایاں شاگردہ مندرجہ ذیل ہے۔

آپ کے شاگردوں میں مشہور اشخاص الاصمعی، سیبویہ، النضر بن شمیل، ابو زید مورج المسدوسی، اور علی بن نصر الجہضمی شامل ہیں اُنھوں نے آپ سے مختلف علوم حاصل کی۔ اور پھر آپ کے شاگردوں نے درس و تدریس کے مسند کو زینت و خوبصورتی بخشی۔[19]

خلیل بن احمد کی ذہانت و علمی مقام و مرتبہ

ذہانت و ذکاوت میں خلیل بن احمد الفراہیدی کو امتیازی مقام و مرتبہ حاصل تھا جو آپ کے ہمعصر علماء میں سے کسی کو بھی حاصل نہیں تھا۔

سیرافی نے ان کے بارے میں لکھا ہے۔ کہ "قیاس کی تصحیح، مسائل کے استخراج، اور اس کی تعلیل میں خلیل بن احمد الفراہیدی کی بات آخری ہوتی تھی۔ خلیل وہ کبھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔ آپ ایقاع کو بھی جانتے تھے (ایقاع موسیقی و غناء کو کہتے ہیں) مؤرخین کہتے ہیں کہ علم عروض کے ایجاد کا سبب یہ بنا کہ خلیل بن احمد ایک لوہار کے پاس سے گزرا۔ جو اپنے کام میں مشغول تھا لوہے پر ہتوڑا پڑنے کی مسلسل آواز نے اس کو اپنی طرف متوجہ کیا وہ رُک گئے اس نے اس کے دل پر گہرا اثر کیا اور اسی سے اس نے عروض کی تفعلات اخذ کیے۔ جن کو پیمانہ شعر قرار دیا گیا یہ فن اس کے ہمعصروں کے لئے بالکل نئی چیز تھی۔

اسکے ساتھ ساتھ خلیل بن احمد الفراھیدی نے بہت سی تالیفات وکتابیں بھی لکھی ہے ان میں زیادہ مشہور ومعروف اجمالی طور پر مندرجہ ذیل ہے کتاب الایقاع، کتاب النقط والشکل، کتاب العروض، کتاب الشواھد، کتاب معانی الحروف، اور کتاب العین وغیرہ۔[20]

کتاب العین کا تعارف

یہ لغت ومعجم عربی زبان کی ہے اس کو خلیل بن احمد الفراھیدی نے تصنیف کی ہے۔جو عربی زبان کی ایک عظیم لغت وڈکشنری ہے۔[21]

کتاب العین عرنی لغت وزبان کی پہلی معجم ہے۔اور ممکن ہے۔کہ میں اس بات کی پہلی کوشش ہوں۔کہ کس زبان کے الفاظ کے تمام مادوں کو ایک ایک کر کے ممکن طور پر جمع کر دیا جائے۔

کتاب العین کی وجہ تالیف:

خلیل کے زمانے کے لغویین صرف مشکل الفاظ کو جمع کر کے ان کی تشریح کر کرتے ارر ان کو کتابی شکل دے کر ’’الغریب‘‘ کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ان رسائل وکتب میں اکثر ایک موضوع سے کلمات اور ان کی تشریح ہوتی تھی۔کوئی ایسی جامع کتاب وجود میں نہیں آئی تھی جس میں انسانی بساط کے مطابق تمام عربی کلمات کا احاط کیا گیاہوں۔خلیل بن احمد نے ارادہ کیا کہ نئ منہج پر کتاب ترتیب دے جس میں لغت کے تمام مواد کو جمع کر کے ان کی تشریح کریں تو اسی وجہ سے کتاب العین وجود میں آئی۔[22]

کتاب العین کا منہج:

مشہور عربی ولغوی، خلیل بن احمد کے تخلیقی ذہن میں ایک معجم تیار کرنے کا خیال آیااور اُنھوں نے ’’کتاب العین‘‘ کی شکل میں پہلی عربی معجم تالیف کی یہ معجم خلیل کی فطری ذہانت کی زندہ دلیل تھی اس میں انھوں نے زبان کو حصر واستیعاب کے ساتھ جمع کرنے کی کوشش کی۔کتاب العین کو عربی لغت نویسی میں اولین مقبولیت کا شرف حاصل ہے۔[23]

خلیل لغت کے مطالعے کا بہت شوق رکھتے تھے انھوں نے غور کیا کہ کونسا ایسا آسان طرز وطریقہ اختیار کیا جائے کہ اس کے ذریعے لغت کے تمام الفاظ کو جمع کیا جائے کہ ان میں ایک بھی نہ رہ جائے یعنی جمع الفاظ کے سلسلے میں ایسی مضبوط کیا جائے۔اسی طرح الفاظ کی تشریح میں غموم وابہام کا ازالہ اہتمام کیا۔پھر اس تشریح کی تائید میں ’’کتاب اللہ‘‘ احادیث رسول ﷺ اور معتبر اشعار عرب سے شواہد پیش کئے۔[24]

تدوین لغت کے وقت خلیل کے پیش نظر یہ بات تھی کہ الفاظ کا احاطہ ہوں اس مقصد کے لئے کوئی واضح طریقہ ان کے سامنے نہیں تھا اس لئے اس وقت لغت نویسی کے میدان میں ہونیوالی پیش رفت کچھ متعین اصناف تحریرہ کردہ کتابوں تک محدود تھی مثلاً ’’کتاب الخیل‘‘ اور ’’کتاب النبات‘‘ جیسی کتابیں وجود میں آئی تھیں۔کہ یہ طریقہ الفاظ لغت کے استقصا کے لئے مفید مطلب نہیں تھا۔[25]

مقدمۃ العین میں خلیل بن احمد لکھتے ہیں کہ جب اُنھوں نے ابجدی حروف (حروف تہجی کے مجموعہ کا لفظ کے پہلے لفظ کو ابجد کہتے ہیں) کی ترتیب کے بارے میں سوچا تو ان کو یہ خامی نظر آئی کہ حرف اول ذرا بھی ثبات نہیں ہے لہٰذا اس ترتیب کے حرف اول سے آغاز کے لئے طبیعت آمادہ نہیں ہوئے پہلا حرف چھوڑ دیا لہٰذا ان کا ذہنی رحجان یہ ہوا کہ الفاظ کو حروف کے مخارج کی ترتیب کے لحاظ سے جمع کیا۔

العین کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ کہ خلیل نے اپنی اس لغت میں حسب ذیل امور بطور اُصول اپنایا ہے۔ الفاظ لغت کو ان کے حروف کے مخارج کے لحاظ سے ترتیب دیا گیا یہ ترتیب حروف حلقی سے شروع کردی ہے۔

حروف حلقی

حروف حلقی ان چھ حروف کو کہتے ہیں جن کا مخرج حلق یعنی گلہ ہے اور وہ حروف حلقی یہ ہے ء،ہ،ع،ح،غ،خ۔

حروف لسانی

حروف لسانی تین ہے ج،ش،ی۔

حروف شفوی

حروف شفوی ب،ف،م،و۔

حروف جوفی

و،الف،ی۔ حروف شفوی سے گزر کر حروف جوفی پر ختم ہوتی ہے اس کی ترتیب حسب ذیل ہے۔

”ع۔ح۔ھ۔غ۔خ۔ق۔ک۔-----------------ب۔ف۔م۔و۔الف۔ی“

خلیل بن احمد الفراہیدی نے حروف اصلی کے عتبار سے کلمات کو منظم کیا حروف زائدہ کے اعتبار سے نہیں۔ مثلاہم تمام کلمات کو حرف عین کے تحت ایسے پاتے ہیں۔ع ب د۔ع د ب۔ د ع ب۔ ب ع د۔ب د ع، یہ تقلیباتی نظام اس نے خود ایجاد کیا۔ اس نے اپنے معجم کو حروف کی تعداد پر تقسیم کیا۔ اور ہر حرف کو کتاب کا نام دیا مثلا: کتاب الالف، کتاب الباء، وغیرہ مولف نے معجم کی ابتداء کتاب العین سے کی ہے۔

اس نے کلمات کو صیغوں کے نظام سے ابواب میں تقسیم کیا۔ مندرجہ ذیل ترتیب سے کلمات کے ابواب بنائے۔

ثنائی:

یہ وہ کلمات ہے جس میں دو حروف صیحہ ایک جنس سے ہو مثلا قد، قد، وغیرہ۔

ثلاثی صحیح:

یہ وہ کلمات ہے جو تین حروف صحیح پر مشتمل ہو۔ مثلاً شرب، بحر، سجد، قعد، وغیرہ۔

ثلاثی معتل:

یہ وہ کلمات ہے جن میں حرف ایک علت ہو اگر حرف علت ایک ہوں تو پھر اس کی تین اقسام ہے۔

مثال:۔ جس کے فاء حرف کے مقابلے میں حرف علت موجود ہوں۔ مثلاً وعد، یسر وغیرہ۔

اجوف:۔ جس کے حرف اصلی عین حرف کے مقابلے میں حرف علت موجود ہو مثلاً قول، بیع وغیرہ۔

ناقص:۔ جس کے لام حرف کے مقابلے میں حرف علت موجود ہوں۔ مثلاً جری، رمیٰ وغیرہ۔

لفیف:

یہ وہ کلمات ہے جس میں دو حرف علت ہوں۔ اگر حرف علت ایک جگہ جمع ہوں تو اس کو لفیف مقرون کہتے ہیں مثلاً شویٰ، غویٰ وغیرہ۔ اور اگر حرف علت جدا جدا ہوں تو اس کو لفیف مفروق کہتے ہیں۔ مثلاً اشی، وعی وغیرہ۔

رباعی:

یہ وہ کلمات ہے جس میں چار حرف اصلی ہوں مثلاً: زلزل، دحرج، بعثر وغیرہ۔[26]

کتاب العین پہلی معجم لغت اور ڈکشنری تھی جو ہمیں پہنچی ہے اس کا اپنا ایک تاثر ہے ہمیں اس طرح بڑا اثر کسی دوسری ڈکشنری کا معلوم نہیں۔ اس میں کوئی غرابت اور ناآشنائیت نہیں۔ کہ خلیل نے کتاب العین تصنیف کر کے لغت کے علماء اور طلباء کے لئے اس کا منہج اور طریقہ پیش کیا۔

خلاصہ:

اس پوری بحث کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ عربی لغت کی مختلف خدمات سرانجام دینے میں اس کی ایک خدمت عربی زبان کی لغت کی تالیف ہے۔ اور امام احمد خلیل بن احمد فراھیدی نے ایسی لغت تصنیف کی۔ جو اس دور کے اور مصنفین نے اسکی اس کاوش کو دیکھ کر خود بھی تالیفات پر آمادہ ہوئے۔ اور خلیل بن فراھیدی نے کتاب العین لغت تالیف کی۔ یہ عربی زبان کی پہلی لغت تھی۔ جس سے اس دور کے لوگوں نے بہت استفادہ کیا۔

حوالہ جات

[1] القاموس الوحید

[2] علم لغت اصول لغت اور لغات، ڈاکٹر رؤف پاریکھ، ص:9، سن:2017ء

[3] تاریخ ادب عربی، شیخ احمد الاسکندری، ص:2

[4] محاضرات فی اللھجات العربیہ، الدکتور عبدالحمید محمد ابو سکین، ص:1

[5] محاضرات فی اللھجات العربیہ، الدکتور عبدالحمید محمد ابو سکین، ص:1

[6] المصباح فی المنیر، علامہ احمد الفیومی، المکتبۃ العلمیہ، بیروت

[7] سورۃ فرقان:85:86

[8] سورۃ بقرہ، 31:2

[9] سورۃ یوسف، 2:12

[10] المنجد، مولانا ابو الفضل عبد الحفیظ بلیلاوی، کتب خانہ دار الاشاعت، جولائی 1975، ص:10

[11] مجمع الزوائود، ص:10، 52

[12] تاریخ ادب العربی، احمد حسین الزیات، ص:10۔

[13] تاریخ ادب العربی، شیخ العربی، شیخ الاحمد الاسکندری، پنجاب ایڈوا کرری بورڈ فار بکس، محکمہ تعلیم، لاہور، 1957، ص:12

[14] تاج اللغہ صحاح العربیہ، حماد جوہر فارابی، ص، 5، 198

[15] معجم الادبہ یاقوت حموی، ج:4، موسۃ المعارف بیروت، لبنان، ج:7، ص:218

[16] دائرہ المعارف، ج:8، ص:1033

[17] تاریخ الاسلام وفیاخت المشاھیر والاعلام، علامہ ذھبی، ج:1، ص: مکتبہ دار الکتاب العربی

[18] تھذیب الکمال فی اسماء الرجال، الحافظ جمال الدین یوسف بن عبد الرحمن المزی، ج:3، (نضر بن تمیل-کوفہ)، ص:7

[19] دائرہ المعارف، ص:1033

[20] ایضا، ص:1

[21] لغت کتاب العین، خلیل بن احمد فراھیدی، ص:9

[22] دائرہ المعارف، ص:1034

[23] تقدیم کتاب العین، دکتور عبد الحمید ھنداوی، بیروت لبنان، دار الکتب العلمیہ، ج:1، ص:3

[24] المعاجم اللغویہ، ص:13

[25] معجم الادبار یاقوت حموی، ج:3

[26] نفس مصدر